سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2017

منگل،13۔جون2017

(یوم الثلاثہ،17۔رمضان المبارک1438ھ)

سولہویں اسمبلی: تیسواں اجلاس

جلد30: شمارہ 8

459

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 13-جون 2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون مالیات پر غوروخوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2017 (مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2017)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2017، جیسا کہ اسے ایوان میں پیش کیا گیا، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون مالیات پنجاب 2017 منظور کیا جائے۔

(بی) منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

منظور شدہ اخراجات برائے سال 18-2017 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

ایک وزیر منظور شدہ اخراجات برائے سال 18-2017 کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جانا

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) محتاج اور بے آسرا بچے پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) محتاج اور بے آسرا بچے پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون ایجوکیشن سٹینڈرڈز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017

ایک وزیر مسودہ قانون ایجوکیشن سٹینڈرڈز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2017 ایوان میں پیش کریں گے۔

461

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولہویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

منگل،13۔جون2017

(یوم الثلاثہ،17۔رمضان المبارک1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں دوپہر12بج کر20منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ
اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾
اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ
بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ
تَتَّقُوْا وَيَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ
اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى
لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ۗ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ
الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾

سورة آل عمران آیات 123 تا 126

اور اللہ نے جنگِ بدر میں بھی تمہاری مدد کی تھی اور اس وقت بھی تم بے سر وسامان تھے پس اللہ سے ڈرو (اور ان احسانوں کو یاد کرو) تاکہ شکر کرو(123) جب تم مومنوں سے یہ کہہ (کر ان کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے(124) ہاں اگر تم دل کو مضبوط رکھو اور (اللہ سے) ڈرتے رہو اور کافر تم پر جوش کے ساتھ دفعتہً حملہ کر دیں تو پروردگار پانچ ہزار فرشتے جن پر نشان ہوں گے تمہاری مدد کو بھیجے گا(125) اور اس

مدد کو اللہ نے تمھارے لیے (ذریعہ) بشارت بنایا یعنی اس لیے کہ تمہارے دلوں کو اس سے تسلی حاصل ہو ورنہ مدد تو اللہ ہی کی ہے جو غالب (اور) حکمت والا ہے (126)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

سوئے طیبہ یہ سمجھ کر ہیں زمانے جاتے
یہ وہ روضہ ہے جہاں دل نہیں توڑے جاتے
چشمِ باطن ہو تو مدینے کے نظارے دیکھو
سَر کی آنکھوں سے وہ منظر نہیں دیکھے جاتے
بُھول جاتے تھے صحابہ غم و آلام اپنے
دیکھ لیتے تھے جو سرکارؐ کو آتے جاتے
اُن کے کردار کے قد ناپ رہی ہے دنیا
جن کے دیوانوں کے قد تک نہیں ناپے جاتے

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! ائرپورٹ کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی راولپنڈی سے متعلق ایک بڑا issue درپیش آ رہا ہے جس کی وجہ سے ہمیں مجلس قائمہ برائے کوآپریٹو کی میٹنگ دوبارہ اجلاس کے دوران بلانی پڑ رہی تھی۔ میں نے اس حوالے سے آپ سے درخواست کی تھی کہ ہمیں یہ میٹنگ بلانے کی اجازت دے دیں۔ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ آپ نے اس کی منظوری نہیں دی۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر مراد راس صاحب! آپ اجلاس کے بعد اس سلسلے میں مجھ سے مل لیجئے گا۔ آپ اجلاس کے بعد میرے پاس دفتر آجائیں ہم اس معاملے کو discuss کرلیں گے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! جی، بہتر ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن، ساہیوال کے حوالے سے عرض ہے کہ جو بچے آٹھویں کلاس سے 9th کلاس میں promote ہو کر جاتے ہیں تو بورڈ ان کے امتحان لیتا ہے۔ اب ساہیوال بورڈ کے اندر مسئلہ یہ آ رہا ہے کہ اگر کسی بچے کی عمر پانچ دن، دو مہینے، تین مہینے، پانچ مہینے یا سات مہینے زیادہ ہے تو بورڈ ان بچوں کی رجسٹریشن نہیں کر رہا اور 9th and 10th کا امتحان بورڈ نے لینا ہوتا ہے۔ اس میں ان بچوں کا تو کوئی قصور نہیں ہے اور قانون میں ایسی کوئی قدغن نہیں کہ اگر کسی بچے کی عمر چھ ماہ زیادہ ہے تو وہ 9th کے امتحان میں appear نہیں ہو سکتا۔ ساہیوال بورڈ حکومت کا ادارہ ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ امتحان کب ہونے ہیں؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! جب کوئی بچہ 9thکلاس میں promoteہوتا ہے تو اس کی رجسٹریشن اسی وقت کروانی پڑتی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ اس بابت تحریک التوائے کار دے دیں ہم اس کو out of turn take upکرلیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ بجا فرما رہے ہیں لیکن میری درخواست یہ ہے کہ آپ بورڈ کے چیئرمین یا سیکرٹری ایجوکیشن کو directionدیں کہ اس معاملے کو فوری طور پر take up کر کے resolveکیا جائے۔ تحریک التوائے کار معلوم نہیں کب take upہوگی، پھر اس کا جواب آئے گا اور اتنی دیر تک بچے تو پریشان ہی رہیں گے۔ آپ سیکرٹری سکولز کو ایک direction passکر دیں کہ اس معاملے کو take upکریں۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ یہ تحریر دے دیں ہم سیکرٹری سکولز سے اس کا جواب لے لیتے ہیں۔ جی، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2017

MR ACTING SPEAKER: Now, we take up the Punjab Finance Bill 2017. Minister for Finance may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha):Mr. Speaker! I move:

> "That Punjab Finance Bill 2017 as introduced be taken into consideration at once."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That Punjab Finance Bill 2017 as introduced be taken into consideration at once."

DR NAUSHEEN HAMID: Mr Speaker! I oppose it.

DR SYED WASEEM AKHTAR: Mr Speaker! I oppose it.

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ڈاکٹر نوشین حامد!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! شکریہ۔ حسب روایت حکومت نے ایک دفعہ پھر short cut اور چور راستے سے ٹیکس لگانے کا طریقہ اپنایا ہے۔ ہونا یہ چاہئے تھا کہ اس بل میں جو ٹیکس تجاویز propose کی گئی ہیں ان کو باقاعدہ legislation کے ذریعے اسمبلی میں لایا جاتا اور حزب اختلاف کو اس پر بحث کرنے کا موقع دیا جاتا، اس کے اوپر debate ہوتی، اس پر ہر کسی کو سمجھنے کا موقع ملتا اور ہم لوگ اس پر اپنی اپنی تجاویز دیتے مگر رولز کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے حکومت اس کو ایک دفعہ پھر فنانس بل کی شکل میں لے آئی ہے۔ یہ ٹیکس لگانے کا وہ آسان طریقہ ہے جہاں حزب اختلاف کو ترامیم پیش کرنے کی اجازت نہیں ملتی تو میں سمجھتی ہوں کہ ہر سال اس طرح کا short cut اپنانا کوئی مناسب طریقہ نہیں ہے۔ یہ بل اسمبلی میں لایا جاتا، اس کو کمیٹی میں بھیجا جاتا جہاں پر اس پر باقاعدہ غوروخوض ہوتا، اس پر سب سے تجاویز لی جاتیں اور پھر یہ ٹیکسز لگائے جاتے۔

جناب سپیکر! اس بل کے اندر یہ کہا جا رہا ہے کہ یہ E-Stamping Project ہے جس کے اوپر عملدرآمد میں یہ تجویز دی جا رہی ہے کہ جعلی اشٹام پیپرز کا خاتمہ ہو سکے گا اور جتنی ٹیکس ڈیوٹیز یا جتنی فیسیں ہیں اُن سب کو ایک اکاؤنٹ میں ضم کر کے stamp duty charge کی جائے گی۔ اس کے اندر capital value tax ہے جو property value کا 2 فیصد ہے اور 5 لاکھ روپے کی value پر 500 روپے اور 5 لاکھ روپے کے اوپر ایک ہزار روپے duty head of account of stamp جمع کرایا جائے گا۔ اس کے اندر انہوں نے urban area کی definition کو بھی Stamp Act 1899 میں شامل کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ حکومت اس کو اپنا ایک بہت بڑا قدم سمجھ رہی ہے مگر کس area کو urban declare کرنا ہے یہ کام ایک دفعہ پھر بیوروکریسی کے حوالے کر دیا گیا ہے جو لازماً ایک دباؤ کا شکار ہو کر اس کے فیصلے کرے گی اور اس کے اندر دوسری بات یہ ہے کہ اس کے اندر بہت سارے محکموں کو involve کر لیا گیا ہے جس میں ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن، بورڈ آف ریونیو اور ڈویلپمنٹ اتھارٹی شامل ہیں اور

ان کو یہ اختیار دیا جارہا ہے کہ کسی ایک area کو urban area declare کیا جائے۔ اتنے سارے محکمہ جات کی involvement سے یہ process بہت complicated ہو سکتا ہے اور عوامی خزانے کو نقصان پہنچنے کا باعث بن سکتا ہے۔ چاہئے یہ تھا کہ ہم یہ کام ایک محکمہ کو دیتے اور چاہے محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں بہت سی کمزوریاں ہیں مگر میں سمجھتی ہوں کہ یہ کام محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کے پاس ہونا چاہئے تھا کہ وہ urban area کو declare کرے اور باقی محکمے اپنی تجاویز محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو بھجواتے کہ وہ urban area کا نوٹیفکیشن جاری کرے مگر اتنے سارے محکمے اس کام میں involve کر کے اس کو complicated نہیں کرنا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! اس کا مقصد یہ ہے کہ ساری duties کو ایک Stamp Duty کے head کے اندر اکٹھا کیا جا رہا ہے تو یہ مقصد صرف اُس وقت حاصل کر سکتے تھے اگر ان ترامیم میں چور راستے اور صوابدیدی اختیارات کو ختم کر دیا جاتا جیسا کہ بہت سی ترامیم میں کہا گیا ہے کہ کچھ جگہوں پر ٹیکس 5 فیصد اور 5.3 فیصد لگایا جائے گا اور باقی کیسز میں 3 فیصد اور 2.25 فیصد ہو گا تو اس صوابدید سے جہاں 5 فیصد ٹیکس لگنا ہو گا وہاں 3 فیصد یا 2.25 فیصد declare کر دے گا تو اس طرح سے خزانے کو نقصان پہنچے گا۔ Stamp Act کے schedule میں نئے ریٹس کا اطلاق کر کے کم از کم 27 ترامیم لائی گئی ہیں اور یہ ترامیم اتنی جلدی میں لائی جارہی ہیں اور یہ اتنی confusing ہیں کہ عام لوگ ان کو سمجھنے میں بالکل قاصر ہوں گے اور پھر وہ مختلف لوگوں کے ہاتھوں استحصال کا شکار ہوں گے کیونکہ وہ خود اس کو سمجھ نہیں سکیں گے اور انہیں مختلف لوگوں کے پاس بھاگنا پڑے گا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اتنی زیادہ ترامیم لانے کے لئے الگ سے ایک legislation ہونی چاہئے تھی جس پر اسمبلی میں باقاعدہ debate ہوتی۔

جناب سپیکر! دوسری بڑی ترمیم Punjab Sales Tax on Services Act پر لائی جارہی ہے۔ یہ ترمیم ظاہری طور پر اس لئے لائی جارہی ہے کہ فیڈرل سیلز ٹیکس 1990 سے اسے ہم آہنگ بنایا جائے مگر اس کی آڑ میں پنجاب میں ٹیکس بڑھایا جا رہا ہے۔ اس کے اندر حکومت نے یہ کام کیا ہے کہ input tax adjustment on capital goods section 16(c) ہے اس میں propose یہ کیا گیا ہے کہ:

Input sales tax on capital good machinery and fixed assets be available in 12 equal monthly instalments

جناب سپیکر! یہ وہ سسٹم ہے جو فیڈرل لاء کا حصہ تھا اور 2011 میں فیڈرل گورنمنٹ نے اس کو ختم کر دیا تھا کیونکہ اس میں بہت ساری procedural hitches تھیں جس کی وجہ سے اس کو ختم کر دیا گیا تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ جس سسٹم کے failure کے باعث فیڈرل گورنمنٹ نے ختم کر دیا تھا تو پنجاب حکومت اُسی سسٹم کو لے کر آ رہی ہے تو tax payers کے لئے اس سے بہت ساری cash flow constraints ہو سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ Section-76(a) کے اندر PRA کو empower کیا جا رہا ہے کہ وہ گورنمنٹ کی approval سے regulatory authority کو restrain کرے کہ وہ کسی بھی renew یا کسی بھی نئے لائسنس یا permission کو renew or grant کرنے کے لئے جو بھی انسان taxable economic activity میں involved ہے اُس کو وہ restrain کرے کہ وہ اُس کو نہیں دے سکتے۔ حکومت تو پھر powers کو اپنے پاس centralize کر رہی ہے بجائے اس کے کہ اس کو decentralize کیا جاتا ہے اور regular authorities کو زیادہ empower کیا جاتا اس سے حکومت ان کے functions کو کم کر رہی ہے اس سے عوام کی مشکلات میں مزید اضافہ ہو گا۔

جناب سپیکر! حکومت بار بار اس چیز کا دعویٰ کرتی ہے کہ ہم ٹیکسز کم کر رہے ہیں، ہم ٹیکسز کم کر رہے ہیں یا ہم نئے ٹیکسز نہیں لگا رہے مگر اس وقت آپ یہ دیکھیں کہ انٹرنیٹ سروسز جن کو چھوٹے سے بڑا ہر طبقہ استعمال کرتا ہے، انٹرنیٹ چھوٹے چھوٹے بزنسز میں بھی involve ہوتا ہے تو انٹرنیٹ excess پر 19.5 فیصد ٹیکس لگایا جا رہا ہے جو میں سمجھتی ہوں کہ ہر طرح سے نامناسب ہے کیونکہ ہر طبقہ انٹرنیٹ excess کو avail کرتا ہے۔ Contractual execution of works up to 50 millions کے اوپر بھی 16 فیصد ٹیکس بڑھا دیا گیا ہے۔ General rate of Stamp duty in case of immovable property urban area میں 3 فیصد ہوتی تھی اُس کو enhance کر کے 5 فیصد دیا گیا ہے اسی طرح component of registration fee کو Stamp Duty میں Additional Stamp Duty کے طور پر add کر دیا گیا ہے تو یہ بہت لمبی لسٹ ہے مگر میں نے آپ کو تھوڑی سی highlights اس لئے دی ہیں کہ یہ بل کسی طرح سے بھی عوام کے مفاد میں نہیں ہے اور اس کو اس طرح short cut اور چور راستوں سے نہیں لانا چاہئے بلکہ اس کو proper legislation کے طور پر اسمبلی میں لے کر آیا جاتا تاکہ حزب اختلاف کو اس پر اپنی ترامیم دینے اور اُن پر discussion کرنے کا موقع ملتا۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جس طرح آرڈیننسز جاری ہوتے ہیں، وہ لاگو ہو جاتے ہیں اور پھر عوام کی گردن کے اوپر سوار ہو جاتے ہیں اور یہ بہانہ بنایا جاتا ہے کہ اسمبلی in session نہیں تھی لہٰذا ہم نے یہ آرڈیننس جاری کیا ہے۔ اُس کے بعد پھر وہ آرڈیننس legislation کے لئے آتا ہے یا اُس کو withdraw کر لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب ملک کے اندر منتخب ادارے موجود ہوں تو اُنہی سے رائے لے کر کوئی کام کیا جائے تو یہ زیادہ بہتر ہے اور اس طرح Rules and Procedures کا فائدہ اُٹھا کر پنجاب کی عوام کے اوپر ٹیکسز کا ایک نیا سلسلہ لاگو کیا جا رہا ہے میں اس کی مذمت کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ٹھیک ہے اس کی گنجائش موجود ہے لیکن اس ملک کے اندر اگر آپ جمہوری اداروں کو مضبوط کرنا چاہتے ہیں اور جمہوریت کو پروان چڑھانا چاہتے ہیں تو اس میں کیا قباحت تھی؟ حکومت کے پاس پہلے ہی killing majority ہے تو اس میں تو حکومت کو کوئی پریشانی نہیں ہونی چاہئے تھی لیکن ہوتا یہ ہے کہ جب اس کو بل کی صورت میں پیش کیا جاتا ہے پھر یہ کمیٹی کے پاس جاتا ہے تو کمیٹی کے اندر اس کو یقیناً thresh out کیا جاتا۔ یہاں پر حکومت کی طرف سے مؤقف پیش کیا جاتا ہے کہ ہم نے اس بل کو انٹرنیٹ کے اوپر ڈالا تھا تو عوام کی طرف سے بھی رائے آنے کی کوئی سبیل بنتی ہے تو ظاہر ہے کچھ نہ کچھ لوگ approach کر لیتے ہیں کہ ہماری طرف سے اس کے اندر یہ رائے پیش کی جائے۔ یہ رائے ہماری طرف سے اس کے اندر پیش کی جائے۔ اس میں مزید بہتری کی گنجائش بن سکتی ہے۔ یہ اسمبلی میں آئے تو اپوزیشن اس پر ترامیم دیتی ہے اور بحث ہوتی ہے۔ ہم کبھی کبھی امید بھی رکھ سکتے ہیں اور اس طرح کی مثالیں بھی شاذونادر ہوتی ہیں کہ اس کے نتیجہ میں کوئی اصلاح مفاد عامہ میں ہو سکتی ہے۔ انہوں نے اب یہ فنانس بل پیش کر دیا ہے۔ ڈاکٹر نوشین حامد نے بہت تفصیل کے ساتھ اس پر بات کی ہے۔ ان چیزوں کو میں دہرانا نہیں چاہتا اور یہی کہوں گا کہ وزیر خزانہ آج مہربانی فرمائیں اور فنانس بل کو واپس لیں۔ اس فنانس بل کو صحیح طریقے سے بل کی صورت میں introduce کریں تاکہ اسے thrash out کیا جائے اور باقاعدہ ایکٹ کے ذریعے آگے جایا جائے۔

جناب سپیکر! جب منتخب ادارے موجود ہیں، بلدیاتی ادارے بھی موجود ہیں تو اس طرح کی urbanization اور rural area کے حوالے سے جو نوٹیفکیشن ہے یہ بھی کسی ادارے میں thrash out ہونے کے بعد ہی ہونا چاہئے کیونکہ جب اس طرح کا کوئی نوٹیفکیشن کیا جاتا ہے تو اس میں ultimately جو بھی بوجھ آتا ہے وہ عوام کے اوپر ہی آتا ہے۔ عوام پر جب بوجھ آتا ہے تو چلیں اتفاق سے صحیح لنگڑا لولا بلدیاتی نظام ہمارے پنجاب میں شہباز شریف نے اللہ اللہ کر کے بنا ہی دیا ہے۔ اسی حوالے سے انہیں کم از کم تھوڑا سا با اختیار کر دیا جائے کہ وہ ان چیزوں کو دیکھ کر اپنی تجاویز دے دیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھا طریق کار ہے۔ مثال کے طور پر ماڈل ٹاؤن لاہور میں مخدوم احمد محمود جو اس ہاؤس کے ممبر رہے ہیں ان کے بیٹے اور بھائی اب اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے ماڈل ٹاؤن میں ایک چار کنال کا پلاٹ خرید کیا تو جو ریٹ کلکٹر کی طرف سے مقرر تھا وہ غالباً ایک کنال کا ایک کروڑ تھا۔ ان کا جو سودا ہوا وہ چار کروڑ کا ایک کنال ہوا تو انہوں نے سولہ کروڑ کا وہ پلاٹ خریدا۔ انہوں نے کہا کہ میں اس کے حساب سے اس کی سٹیمپ ڈیوٹی ادا کروں گا تو سوسائٹی کے لوگ اور افسران آ گئے کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں اس سے باقی لوگوں کو نقصان ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے جس قیمت پر پلاٹ خریدا ہے اسی پر سٹیمپ ڈیوٹی ادا کروں گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہمارے منتخب اداروں میں وہ چیزیں آ جائیں تو عوام کے مفاد کے تحت وہ thrash out ہو سکتی ہیں اور ایک بہتر نتیجہ نکل سکتا ہے۔ اب properties پر rationalization کے حوالے سے جو 27 کے قریب تجاویز ہیں ultimately اس کا بوجھ عوام پر ہی پڑنا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہے کہ اگر اس فنانس بل کو بغیر discussion پاس کیا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں جو تقریر کر رہا ہوں، میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ یہ سارا کچھ بھینس کے آگے بین بجانے کے مترادف ہے۔ یہاں سب لوگ سمجھتے بھی ہیں کہ یہ غلط ہو رہا ہے لیکن منسٹر صاحب ہاتھ کھڑا کریں گے تو یہ اس بات کو غلط سمجھتے ہوئے بھی ہاتھ کھڑا کر دیں گے پھر اس کے

نتیجہ میں یہ قانون پاس ہو جائے گا۔ ہمارے ممبران بعد میں discussion کرتے ہیں کہ یہ مجبوری تھی ہم کیا کریں یہ تو پارٹی کا فیصلہ تھا۔ میں اس لئے کہتا ہوں کہ طریق کار کو درست کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب! آپ نے oppose نہیں کیا تھا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں نے oppose کیا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، جناب محمد عارف عباسی!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جس طرح معزز ممبر ڈاکٹر نوشین حامد اور ڈاکٹر سید وسیم اختر نے بات کی ہے کہ قانون عوام کی بہتری کے لئے بنایا جاتا ہے۔ ہم اس ہاؤس میں اس لئے آئے ہیں کہ لوگوں کے معاملات کو ٹھیک اور بہتر طریقے سے آگے بڑھایا جا سکے لیکن اس قسم کی حرکتیں ہو رہی ہیں جیسے یہ فنانس بل لایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہم ٹیکس فری بجٹ پیش کر رہے ہیں۔ ہم دھوکا کس کو دے رہے ہیں، کیا اپنے آپ کو اور اپنے لوگوں کو دھوکا دے رہے ہیں؟

(اذان ظہر)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، عباسی صاحب! بات کریں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! جیسا کہ میں بات کر رہا تھا کہ ہم یہاں عوام کے مسائل کو سہل کرنے کے لئے اور ان کی تکالیف کم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ اب بجٹ پاس ہو گیا چلیں جیسے بھی ہوا اور جو کچھ ہوا لیکن سٹیمپ ڈیوٹی پر آپ بیوروکریسی کو بہت زیادہ اختیارات دے رہے ہیں۔ آپ پہلے دعویٰ کر رہے تھے کہ ہم E Stamp paper لائے ہیں۔ اس کی وجہ سے بڑے معاملات ٹھیک ہو گئے ہیں۔ اس کے متعلق تو ہم کسی حد تک مان لیتے ہیں کہ ٹھیک ہے لیکن اس کے بعد آپ یہ جو کچھ کرنے جا رہے ہیں۔ اس پر میں سمجھتا ہوں کہ عام آدمی جو کہ پہلے ہی ٹیکس کی پیچیدگیوں کو نہیں سمجھتا اس کے لئے مزید پریشانی ہے۔ ٹیکس کے معاملات کو اتنا پیچیدہ کرنے کا مقصد ہی یہ ہے کہ لوگوں کو بیوقوف بنایا جائے اور انہیں بیوروکریسی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے۔ ہم Stamp Act Schedule میں 27 کے قریب

ترامیم نئے rates کے اطلاق کے لئے کریں گے۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ area declare urban کرنے میں بیوروکریسی کتنی ایمانداری سے عوام کی تکالیف کو سامنے رکھ کر فیصلے کرتی ہے یہ معلوم نہیں ہے۔ وہ حاکم وقت کے اشارے پر بھی کام نہیں کرتے۔ یہ بھی عوام کو دھوکا دینے والی بات ہے۔ آپ نے اس میں دو حصے کئے ہیں ایک میں 3 فیصد سے 3.25 فیصد value پر کر رہے ہیں۔ دوسرے میں 5.3 سے 5 فیصد کر رہے ہیں۔ اس میں کون define کرے گا کہ کس area کو ہم نے 3 سے 3.25 فیصد پر رکھنا ہے اور کس کو 5 سے 5.3 پر رکھنا ہے۔ یہ بہت confusing ہے۔ عام آدمی کے ساتھ پہلے بھی جو معاملات ہو رہے ہیں تو اس کے بعد ان کے لئے مزید پیچیدگیاں پیدا ہوں گی۔ اس کو اگر پاس نہ بھی کیا جائے تو کوئی طوفان نہیں آ جائے گا۔ اس لئے اس فنانس بل کو واپس لیا جائے اور proper procedure کے تحت کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ کمیٹی کا جو بھی طریق کار ہے اس میں ممبران بیٹھیں گے اور discuss کریں گے تو یہ بل مزید بہتر ہو گا۔ ہم اس کو قطعی طور پر مسترد کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ عوام پر مزید ایک بوجھ ڈال کر ان کی پریشانی میں اضافے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اپوزیشن کے ارکان اس کو مسترد کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس کو واپس لے لیا جائے تو بہتر ہو گا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ نے oppose نہیں کیا تھا۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جب منسٹر صاحبہ نے move کیا تھا تو میں نے اسی وقت دل میں کہہ دیا تھا I oppose it. (قہقہہ)

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ چلیں آپ بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! مجھ سے پہلے میرے colleagues نے اس بل کے حوالے سے ٹیکنیکل باتیں کر لی ہیں۔ میں اپنی بات کو ایک دو منٹ میں ختم کروں گا۔ پنجاب کے عوام پر جس طرح دوبارہ ایک مرتبہ پھر گورنمنٹ ٹیکس لگا رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے پچھلے بجٹ میں جو ٹیکس کے اہداف رکھے تھے یہ ان کو بھی achieve نہیں کر سکے۔ Last year انہوں نے 184۔ارب روپے کا tax collect کرنا تھا لیکن

175-ارب روپے کا tax collect ہوا اور اب موجودہ بجٹ میں tax کے اہداف کو 234-ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ already tax collection کرنے میں ناکام ہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں ہمیں ان وجوہات کو ختم کرنا ہوگا؟ اس کی وجوہات یہ ہیں کہ ایک تو ہم جیسے bureaucratic طریقے سے اسمبلی میں بل لے آتے ہیں کہ اس بل کی کوئی بھی چیز اس اسمبلی میں discuss نہیں ہوتی۔ جمہوریت کو بچانے کے لئے بڑے بڑے لوگ میدان میں آجاتے ہیں لیکن درحقیقت مجھ سے اگر آپ پوچھیں کیونکہ میرا یہ پہلا tenure ہے تو اس جمہوریت کا آپ سے بڑا دشمن ہی کوئی نہیں ہے تو میں یہ بات آپ سے اس floor پر بڑے honestly کہہ رہا ہوں لہٰذا جتنا اس ایوان میں ہم لوگ خود اس جمہوریت کے دشمن ہیں کوئی دوسرا آدمی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: فنانس بل پر بات کریں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! جو طریق کار اس فنانس بل کا ہے میں اسی طریق کار پر بات کر رہا ہوں تو یہ relevant چیز ہی ہے۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہماری قوم سب سے زیادہ charity دیتی ہے لیکن ہمارے لوگ ٹیکس نہیں دیتے کیونکہ آپ دیکھ لیں کہ یہاں پر بول بول کر ہمارا گلا بیٹھ جاتا ہے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا تو میں علاج کے لئے پرائیویٹ ہسپتال میں جا نہیں سکتا اور آپ کے سرکاری ہسپتالوں میں علاج کی سہولیات ہی نہیں کہ ہم وہاں جا کر اپنا علاج کروا سکیں۔ وہ قوم جو سب سے زیادہ charity دیتی ہے وہ لوگ ٹیکس کیوں نہیں دیتے کیونکہ آپ پھر اس قوم کو in return دیتے کیا ہیں کہ نہ ان کو صحت اور نہ ہی ایجوکیشن کی سہولیات میسر ہیں تو پھر آپ جتنے مرضی اس طرح کے الٹے تلے کام کر لیں تو یہ قوم اس نظام پر trust ہی نہیں کرتی؟ آپ نے ٹیکس کے جو اہداف رکھے ہوئے ہیں اس کے مطابق لوگ آپ کو ٹیکس دیں گے ہی نہیں تو پھر آپ دوبارہ وہ اہداف حاصل کرنے میں ناکام ہوں گے، اس لئے آپ نے صرف یہ خانہ پوری کر دی ہے تاکہ آپ کا یہ بجٹ deficit میں show نہ ہو اس سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے۔ آخر میں، میں جتنے بھی منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں ان سے کہوں گا کہ ہمارا تو tenure جیسے تیسے بھی اللہ نے کیا مکمل ہونے جا رہا ہے لیکن ان لوگوں پر اور اس جمہوری نظام پر تھوڑا سا رحم کریں اور Rules of Procedure کو بہتر بنائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف(میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرے colleagues نے فنانس بل کے حوالے سے یہاں پر کچھ باتیں کی ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی باتیں بہت valid ہیں۔ یہاں پر بار بار کہا گیا کہ پنجاب کا بجٹ ٹیکس فری بجٹ ہے لیکن فنانس بل کا سہارا لے کر درجنوں قسم کے ٹیکس پنجاب کی عوام پر impose کر دیئے گئے ہیں اور خاص طور پر فنانس بل کے ذریعے نئے taxes کا نفاذ اور tax structure میں ردوبدل یہ انتہائی منفی سوچ ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اس لئے ہے کہ یہاں پر آپ جو بھی بات کریں یا کوئی ٹیکس لگائیں اس پر deliberations ہوں، آپ کی یہاں پر سٹینڈنگ کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ آپ مسودہ قانون لے کر آئیں اس کو متعلقہ کمیٹی میں بھیجیں تاکہ اس پر غور و خوض کرنے کے بعد وہ ایوان میں آئے، اس پر ترامیم بھی آئیں اور اس کے تمام پہلوؤں پر سیر حاصل discussion ہونے کے بعد پھر بذریعہ قانون سازی کریں۔ یہ چور دروازہ اور منفی طریقہ ہے کہ آپ فنانس بل کے ذریعے rules کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ یہ impose taxes کر دیں لہٰذا میں اپنی تمام اپوزیشن کی طرف سے بطور احتجاج ٹوکن واک آؤٹ کرتا ہوں یہ taxes ہم کو اس طرح فنانس بل کے ذریعے سے نہیں لگانے چاہئیں تھے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ٹوکن واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! آپ کا ٹوکن واک آؤٹ ہو گیا ہے، اب آپ واپس آجائیں۔ آپ کا احتجاج ریکارڈ ہو گیا ہے لہٰذا آپ اب واپس آجائیں۔

کورم کی نشاندہی

محترمہ نبیلہ حاکم علی خاں: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے لہٰذا میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہٰذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔ تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، محترمہ وزیر خزانہ!

مسودہ قانون مالیات پنجاب 2017

(---جاری)

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! ہمارے اپوزیشن کے ممبران نے جو باتیں کی ہیں اس حوالے سے اس فورم کے تحت clear کرنا چاہوں گی۔ ہم سے کہا یہ گیا ہے کہ ہم فنانس بل میں کچھ ایسی چیزیں لے آئے ہیں جو لوگوں کی سمجھ میں نہیں آ رہیں اور شاید کوئی نیا ٹیکس لگا دیا ہے۔ میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ ہم نے taxation structure میں جتنے بھی reforms کئے ہیں اُس کے دو تین بہت اہم ستون ہیں۔ ایک یہ کہ ہم نے taxation structure بہت simplify کرنا ہے تاکہ taxpayer اور عام آدمی کے لئے آسانی ہو۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے Capital value taxation, registration fees and stamp duty کو چونکہ ایک میں کر دیا ہے تو شاید ہم نے کوئی confusion create کر دیا ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Order in the House, order in the House.

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ taxation کی merging سے confusion create نہیں ہو رہا بلکہ اس سے ٹیکس simplify ہو رہا ہے۔ بجائے اس کے کہ تین تین avenues میں جا کر ٹیکس collect کیا جائے بلکہ ایک ہی ایڈمنسٹریشن کے پاس جائیں اور ٹیکس ادا کر دیں۔ یہ simplification ہے جس کو appreciate کرنا چاہئے۔ پتا نہیں ہمارے معزز ممبران اس کو کسی دوسری confusion میں کیوں ڈال رہے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسری اہم بات میں نے یہ کہنی ہے کہ یہی impression دیا جا رہا ہے کہ ایک نیا ٹیکس لگایا جا رہا ہے براہ مہربانی اگر کسی ٹیکس کی exemption withdraw کی جاتی ہے تو وہ Base broadening کہلاتا ہے جبکہ نیا ٹیکس نہیں کہلاتا۔ انٹرنیٹ ٹیکس کا فائدہ ہمارے صارفین کو

ہو ہی نہیں رہا تھا۔ ایک سال سے یہ چھوٹ دی گئی تھی اور ہمارے پنجاب کے کسی صارفین کو بالکل trickle down نہیں کیا جارہا تھا۔ جب صارفین کو وہ فائدہ ہو ہی نہیں رہا تھا تو ہم نے کسی کو کسی مشکل میں ڈالا ہی نہیں ہے۔ ہم نے اس کے باوجود کہا ہے کہ 1500 روپے سے کم کو exempt کیا جائے۔
جناب سپیکر! دیکھئے traditionally اس طرح کی Finance Bill changes کے تحت ہی آرہی ہیں اور اپوزیشن سمیت ہر ممبر کو یہ privilege حاصل ہے کہ وہ چاہے تو Rule 105 کے تحت اس میں amendment پیش کر دے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ میں دو تین باتیں یہاں clear کرنا چاہ رہی تھی۔ شکریہ

MR ACTING SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2017, as introduced, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR ACTING SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 and Clause 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clause 2 and Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Finance. She may move it.

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha): Mr. Speaker! I move:

"That in the Punjab Finance Bill 2017, as introduced, in Clause 4, in para (13), for sub-para (i), the following shall be substituted:

"(i) in serial No.6, in column (2):

After the existing clause (y), the following clause (z) shall be inserted:

"(z)(i) internet services, whether dial-up or broadband, including email services, data communication network services (DCNS) and value added data services;

(ii) such charges payable on the international leased lines or bandwidth services used by:

(a) software exporting firms registered with Pakistan Software Export Board; and

(b) data and internet service providers licensed by the Pakistan Telecommunication Authority; and

(iii) such charges payable on the international leased lines used by the software exporting firms registered with Pakistan Software Export Board for software exports."; and

(b) under the sub-heading "EXCLUDING" for the existing clauses, the following shall be substituted:

"internet services, whether dial-up or broadband including e-mail services, data communication network services (DCNS) and value added data services when the charges do not exceed Rs.1500/- per month per student."

MR ACTING SPEAKER: The amendment moved is:

"That in the Punjab Finance Bill 2017, as introduced, in Clause 4, in para (13), for sub-para (i), the following shall be substituted:

"(i) in serial No.6, in column (2):

After the existing clause (y), the following clause (z) shall be inserted:

"(z)(i) internet services, whether dial-up or broadband, including e-mail services, data communication network services (DCNS) and value added data services;

(ii) such charges payable on the international leased lines or bandwidth services used by:

(c) software exporting firms registered with Pakistan Software Export Board; and

(d) data and internet service providers licensed by the Pakistan Telecommunication Authority; and

(iii) such charges payable on the international leased lines used by the software exporting firms registered with Pakistan Software Export Board for software exports."; and

(b) under the sub-heading "EXCLUDING" for the existing clauses, the following shall be substituted:

"internet services, whether dial-up or broadband including e-mail services, data communication network services (DCNS) and value added data services when the charges do not exceed Rs.1500/- per month per student."

Now, the motion moved and the question is:

"That in the Punjab Finance Bill 2017, as introduced, in Clause 4, in para (13), for sub-para (i), the following shall be substituted:

"(i) in serial No.6, in column (2):

After the existing clause (y), the following clause (z) shall be inserted:

"(z)(i) internet services, whether dial-up or broadband, including e-mail services, data communication network services (DCNS) and value added data services;

(ii) such charges payable on the international leased lines or bandwidth services used by:

(e) software exporting firms registered with Pakistan Software Export Board; and

(f) data and internet service providers licensed by the Pakistan Telecommunication Authority; and

(iii) such charges payable on the international leased lines used by the software exporting firms registered with Pakistan Software Export Board for software exports."; and

(b) under the sub-heading "EXCLUDING" for the existing clauses, the following shall be substituted:

"internet services, whether dial-up or broadband including e-mail services, data communication network services (DCNS) and value added data services when the charges do not exceed Rs.1500/- per month per student."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR ACTING SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR ACTING SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR ACTING SPEAKER: Third reading starts. Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE (DR Ayesha Ghaus Pasha): Mr. Speaker! I move:

"That the Punjab Finance Bill 2017, as amended be passed."

MR ACTING SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Finance Bill 2017, as amended be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Finance Bill 2017, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

منظور شدہ اخراجات برائے سال18-2017کا گوشوارہ

ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR ACTING SPEAKER: Minister for Finance may lay the Schedule of Authorized Expenditures for the year 2017-18.

MINISTER FOR FINANCE (Dr Ayesha Ghaus Pasha):Mr. Speaker! I lay the Schedule of Authorized Expenditures for the year 2017-18.

MR ACTING SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditures for the year 2017-2018 has been laid.

مسودات قانون

(جو متعارف ہوئے)

مسودہ قانون(ترمیم)محتاج اور بے آسرا بچے پنجاب2017

MR ACTING SPEAKER: A minister to introduce the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Destitute and Neglected Children (Amendment) Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Home Affairs for report within two months.

مسودہ قانون ایجوکیشن سٹینڈرز ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب2017

MR ACTING SPEAKER: A minister to introduce the Punjab Education Standards Development Authority Bill, 2017.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Education Standards Development Authority Bill, 2017.

MR ACTING SPEAKER: The Punjab Education Standards Development Authority Bill 2017 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within two months.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 14-جون 2017 صبح 11:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ واضح رہے کہ کل ضمنی بجٹ پر بحث ہو گی اور جو معزز ممبران اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔